السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تکبر کی وجہ سے یا بغیر تکبر کے کپڑا لٹکانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور اگر کوئی انسان اس کے لیے مجبور ہوجائے تو اس کا کیا حکم ہے 'خواہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے اسے گھر والے مجبور کریں یا یہ عادت بن چکی ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کا حکم یہ ہے کہ مردوں کے لیے ایسا کرنا حرام ہے 'کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(ما اسفل من الكعبين من الازار ففي النار)) (صحيح البخاري' اللباس' باب ما اسفل من الكعبين ففي النار' ح: ٥٧٨٧))

''تہ بند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم کی آگ میں جائے گا۔''

اسے امام بخاریؒ نے اپنی "صحیح" میں روایت کیا ہے اور امام مسلمؒ نے اپنی "صحیح" میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

(ثلاثة لايكلمهم الله يوم القيامة' ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم المسبل (ازاره) والمنان' والمنفق سلعته بالحلف الكاذب)) (صحيح مسلم' الايمان' باب غلظ تحريم اسبال الازار المن بالعطية____لخ' ح: ١-٦))

''تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا 'نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا 'نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا (1) کپڑے کو لٹکانے والا (2) احسان جتلانے والا اور (3) جھوٹی قسم کے ساتھ اپنے سودے بیچنے والا۔''

یہ دونوں حدیثیں اوران کے ہم معنی دیگر احادیث عام ہیں اور یہ ہر اس شخص کے لیے ہیں۔

جو اپنے کپڑے کو ٹخنوں سے نیچے لٹکائے خواہ تکبر کی وجہ سے یا بغیر تکبر کے کیونکہ نبی ﷺ نے ان احادیث کو عام اور مطلق بیان فرمایا ہے 'انہیں مقید بیان نہیں فرمایا 'لہذا اگر کپڑا ازراہ تکبر لٹکایا گیا ہو تو گناہ زیادہ بڑا اور وعید زیادہ دشوار ہوگی کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

(من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة)) (صحيح البخاري' اللباس' باب من جر ازاره من غير خيلاء' ح: ٥٧٨٤ و صحيح مسلم باب تحريم جر الثواب خيلاء______' ح: ٢-٨٥))

''جو شخص ازراہ تکبر کپڑا لٹکائے گا تو قیامت کے دن اس کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا بھی نہیں۔''

یہ گمان کرنا جائز نہیں ہے کہ کپڑا نیچے لٹکانا کی یہ وعید تکبر کے ساتھ مقید ہے 'کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں اسے تکبر کے ساتھ مقید نہیں کیا 'جیسا کہ دوسری حدیث میں بھی اسے مقید نہیں کا ی جس میں آپ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

(اياك واسبال الازار فانها من الخيلة) (سنن ابي داود' للباس باب ماجاء في اسبال الازار' ح: ٤-٨٤))

''کپڑے کو نیچے لٹکانے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ تکبر ہے۔''

اس حدیث میں آپ نے کپڑے کو نیچے لٹکانے کی تمام صورتوں کو تکبر قرار دیا ہے کیونکہ اکثر وبیشتر صورتوں میں یہ تکبر ہی کی وجہ سے ہوتا ہے اور جس کا مقصد تکبر نہ ہو تو یہ تکبر کا وسیلہ ضرور ہے اور وسائل کا حکم نتائج ہی کا ہوتا ہے اور پھر اس میں اسراف بجی ہے اور اس سے کپڑے بھی میلے اور ناپاک ہوجاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک نوجوان کا کپڑا زمین کو چھو رہا ہے تو آپ نے فرمایا:

(--ارفع ثوبک' فانه لثوبک' واتقى لربک)) (صحيح البخاري' فضائل اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم باب قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان' ح: ٣٧))

''اپنے کپڑے کو اونچا رکھو اس سے کپڑا صاف رہے گا اور رب راضی ہوجائے گا۔''

حجرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب یہ عرض کیا تھا یارسول اللہ! میرا تہہ بند لٹک جاتا ہے حالانکہ میں اسے اونچا اٹھائے رکھنے کی کوشش کرتا ہوں تو نبی ﷺ نے فرمایا :

((لست ممن یصنعہ خیلاء)) (صحیح البخاري' للباس' باب من جرازارہ من غیر خیلاء' ح: ٥٧٨٤ وسنن ابی داود' ح: ٤-٨٥))

آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو ازراہ تکبر ایسا کرتے ہیں۔ ''تو رسول اللہ ﷺ کی اس سے مزادیہ ہے کہ جو شخص اپنے لٹکے ہوئے کپڑوں کو اونچا اٹھالے تو وہ ان میں سے نہیں ہے' جو ازراہ تکبر اپنے کپڑے لٹکاتے ہیں'' کیونکہ اس نے انہیں خود نہیں لٹکایا بلکھپ جب کپڑا لٹک جاتا تو وہ اسے اٹھالیتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ نہ لٹکے اور بلاشبہ ایسا شخص معذور ہے۔ لیکن جو شخص قصدًوارادہ سے اپنے کپڑے لٹکائے 'خواہ وہ پاجامہ ہو یا شلوار یا ازار یا قمیص' تو وہ اس وعید میں شامل ہے اور کپڑے لٹکانے کا سلسلہ میں معذور نہیں ہے' کیونکہ کپڑا لٹکانے کی یہ صحیح احادیث اپنے منطوق' معنی اور قصد کے اعتبار سے عام ہیں۔ لہذا ہر مسلمان کے لیے واجب ہے کہ وہ کپڑے لٹکانے سے اجتناب کرے اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے کپڑوں کو ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکائے تاکہ صحیح احادیث پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب سے بچ جائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص259

محدث فتویٰ